تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عقیقہ کا جانور اور اسکی عمر

عقیقہ عق سے مشتق ہے جس کا لغوی معنی پھاڑنے کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں اس جانور کو کہا جاتا ہے جو نومولود کی پیدائش پر ساتویں دن اس نعمت کے اظہار کے طور پر ذبح کیا جائے۔ عقیقہ کا بہتر نام نسیکہ یا ذبیحہ ہے۔ یہاں یہ بات بھی جان لیں کہ عقیقہ کرنا دلائل کی روشنی میں سنت مؤکدہ ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **مَن وُلِدَ لهُ ولدٌ فأحبَّ أن يَنسُكَ عنهُ فلينسُكْ(صحيح أبي داود:2842)**

ترجمہ: جس کے ہاں بچے کی ولادت ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی (عقیقہ) کرنا چاہتا ہو تو کرے۔

عقیقہ چھوٹے جانور یعنی بکرا/ بکری اور بھیڑ ودنبہ سے دینا چاہئے، بڑے جانور میں عقیقہ دینے سے اجتناب کرنا چاہئے الا یہ کہ مجبوری ہو۔ حدیث میں عقیقہ کے لئے شاۃ کا لفظ آیا ہے جو بھیڑ اور بکری دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے

۔

ابن حزم نے لکھا ہے: **واسم الشاة يقع على الضائنة والماعز بلا خلاف (المحلي 234/6)**

ترجمہ: اور شاۃ کا لفظ بھیڑ اور بکری دونوں پر بلا اختلاف اطلاق ہوتا ہے۔

بعض اہل علم بڑے جانور میں بھی عقیقہ کے قائل ہیں۔ بہرحال امر واسع ہے جسے میں اس طرح بیان کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے چھوٹے جانور میں عقیقہ کرنے کی کوشش کرے، اگر یہ ممکن نہ ہوسکے تو مجبوری میں بڑے جانور میں عقیقہ دے سکتے ہیں مگر واضح رہے عقیقہ میں مکمل جانور ذبح کرنا ہے کیونکہ خون بہانے کا حکم ہے اور اس میں اشتراک جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **معَ الغُلامِ عقيقةٌ فأَهريقوا عنهُ دَمًا وأميطوا عنهُ الأذَى (صحيح الترمذي:1515)**

ترجمہ: لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ ہے، لہذا جانور ذبح کرکے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی

دور کرو۔

اکثر مسلمانوں کے یہاں عید قرباں کے موقع پر ایک بڑے جانور میں قربانی کے ساتھ بچے کا عقیقہ بھی حصہ لیا جاتا ہے جو کہ سنت کی صریح مخالفت ہے۔اگر طاقت ہے تو بچہ کی طرف سے مستقل جانور کا عقیقہ دیں ایسا کرنے سے سنت پوری ہوگی اور طاقت نہیں ہو تو نہ دیں اس پر اللہ تعالی مواخذہ نہیں کرے گا۔

عقیقہ کے جانور کی عمر کے سلسلے میں بصراحت کچھ منقول نہیں ہے اس لئے بعض علماء نے کہا کہ کسی بھی عمر کا جانور عقیقہ کیا جاسکتا ہے خواہ تین ماہ ہو، پانچ چھ ماہ ہو مگر یہ قول قوی نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ عموما لوگ ایسے جانور کو ذبح کرتے ہیں جو کم ازکم ذبح کرنے اور کھانے کے لائق ہو،ایسے میں ایک سالہ بکری ہی مناسب معلوم ہوتی ہے اور مذکورہ بالا ابوداؤد کی حدیث میں نسک کا لفظ آیا ہے جو ہدی (حج کا جانور) کے لئے استعمال ہوتا ہے، گویا عقیقہ بھی ہدی کے قائم مقام ہے اور اس بابت امام مالکؒ کا قول بھی جو آگے آرہا ہے اس لئے اس میں بھی ہدی کی شرائط بجالانی چاہئے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابوداؤد کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں دلیل ہے کہ عقیقہ میں وہی کفایت کرے گا جو نسک میں کفایت کرتا ہے خواہ اضحیہ (عید کی قربانی) ہو یا ھدی(حج کی قربانی)۔آگے لکھتے ہیں کہ اس میں اس عمر کا اعتبار کیا گیا ہے جو قربانی اور عقیقہ میں کفایت کرتا ہے اور کامل وصف مشروع کیا گیا ہے۔اس لئے بچہ کے حق میں دو بکری مشروع کی گئی جو دونوں برابر ہوں،ان میں سے کسی میں نقص نہ ہو تو یہاں سال کا اعتبار کیا گیا ہے جو ذبح کے لئے مامور بہ سال ہے۔(تحفۃ المودود ص 63)

اس سلسلے میں جمہور کا یہی موقف ہے کہ عقیقہ میں قربانی کی شرائط ملحوظ رکھے جائیں گو کہ بعض مسائل میں عقیقہ وقربانی مختلف بھی ہیں مثلا قربانی میں اشتراک جائز ہے جبکہ عقیقہ میں نہیں ہے۔

نیچے اہل علم کے کچھ اقوال ذکر کئے جاتے ہیں جو عقیقہ کو قربانی کے حکم میں مانتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ عقیقہ کے جانور میں بکری کے لئے ایک سال کی عمر چاہئے۔

(1)ابن قدامہ لکھتے ہیں :ويجتنب فيها من العيب ما يجتنب في الأضحية ،

وجملته : أن حكم العقيقة حكم الأضحية ، في سنها , وأنه يمنع فيها من العيب ما يمنع فيها (المغني : 366/7) .

ترجمہ:اور عقیقہ میں اس عیب سے اجتناب کیا جائے گا جس سے قربانی میں اجتناب کرتے ہیں اور منجملہ عقیقہ کا حکم عمر میں قربانی کا ہی حکم ہے اور اس میں ایسے عیب سے بھی منع کیا جائے گا جو قربانی میں ممنوع ہے۔

(2)امام مالک نے کہا : وإنما هي – أي العقيقة - بمنزلة النسك والضحايا.(الموطا 400/2)

ترجمہ: اور عقیقہ ہدی اور قربانی کے درجہ میں ہے۔

(3)اور امام نووی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے - (المغنی 436/9)

(4)امام ترمذی نے علماء کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: **لایجزی فی العقیقة من الشاة ما یجزی فی الاصحیة (جامع الترمذی 86/4)**

ترجمہ: بکری کے عقیقہ میں وہی کفایت کرے گا جو قربانی میں کفایت کرتا ہے۔

(5) ابن الحاج مالکی کہتے ہیں:**و حكمها حكم الأضحية في السن و السلامة من العيوب (المدخل 277/3)**

ترجمہ:اور عقیقہ کا حکم عمر کے سلسلے میں اور عیوب سے پاک ہونے کے سلسلے میں قربانی کے حکم کی طرح ہے۔

(6) ابن حبيب المالكي کہتے ہیں : **سنها و اجتناب عيوبها و منع بيع شئ منها مثل الأضحية الحكم واحد (التاج و الأكليل 390/4)**

ترجمہ:عقیقہ کی عمر اور اس کا عیوب سے پاک ہونا اور اس میں سے کچھ بیچنا قربانی کی طرح ہے، حکم ایک ہی ہے۔

(7) عرب کے علماء مثلا شیخ ابن عثیمین، شیخ محمد صالح منجد، عبد الرحمن بن ناصر البراک، شیخ صالح فوزان، شیخ بکر ابوزید، شیخ عبداللہ بن غدیان اور شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ وغیرہ کی یہی رائے ہے۔یہی وجہ ہے کہ جمہور فقہاء کا قول ہے کہ عقیقہ میں ان عیوب سے بچا جائے گا جن سے قربانی میں بچا جاتا ہے ۔(الاستذکار 384/15)

مذکورہ بالا سطور کی روشنی میں خلاصہ کے طور پر یہ کہا جائے گا کہ عقیقہ کے جانور کی عمر کے بارے میں نص صریح موجود نہیں ہے تاہم عقیقہ سے متعلق نصوص اور مذکورہ بالا اقوالِ اہل علم کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ

میں جانور کی شرائط کو لازم قرار نہیں دیا جائے گا مگر احتیاط کے طور پر قربانی کی شرائط کو عقیقہ میں ملحوظ رکھا جائے گا کیونکہ حدیث میں وارد لفظ شاۃ کا اطلاق بچہ دینے والی بکری پر ہوتا ہے، نسک سے حج کی قربانی کا حکم نکلتا ہے، کبش کا لفظ بھی وراد ہے اس سے جوان میڈھا مراد ہوتا ہے اور شاتان مکافئتان سے بے عیب اور معتبر عمر کی طرف اشارہ ہے۔ہاں قربانی کی طرح عقیقہ میں شرائط ملحوظ رکھنا مشکل ہو تو سال سے کم بکری یا بلا ضرر عیب والا جانور عقیقہ کر سکتے ہیں۔

یہاں یہ بات بتلانا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں بہت وسعت ہے اس لئے وسعت میں زیادہ سختی کرنا ٹھیک نہیں ہے، مندرجہ ذیل سطور میں وسعت سے متعلق چند مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔

(1)اگر چھوٹا جانور نہ ملے یا اس سے عاجز ہو تو بڑے جانور میں بھی عقیقہ کر سکتے ہیں البتہ قربانی کی طرح مشارکت جائز نہیں ہے۔

(2)قربانی کی طرح شرائط پورے نہ کر سکتے ہوں تو جس عمر کا جانور عقیقہ کرنا میسر ہو کر سکتے ہیں۔

(3)اگر ساتویں دن میسر نہ ہو تو بعد میں بھی عقیقہ دے سکتے ہیں حتی کے بڑی عمر میں بھی۔

(4)بغیر عقیقہ کے کوئی بچہ وفات پا گیا یا کسی ایسے شخص کا انتقال ہو گیا جس کا عقیقہ نہیں ہوا تھا تو اس کی طرف سے وفات کے بعد بھی عقیقہ دے سکتے ہیں،فوت شدہ بچہ کی طرف سے عقیقہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ساتویں دن کے بعد انتقال کیا ہو۔

(5)لڑکا کی طرف سے دو جانور عقیقہ کرنا ہے مگر بروقت صرف ایک جانور عقیقہ کرنے کی طاقت ہو تو ایک بھی دے سکتے ہیں اور ایک دوسرا بعد میں طاقت ہونے پر عقیقہ کرے۔

(6)اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس کا عقیقہ نہیں ہوا ہے تو خود اپنا عقیقہ بھی کر سکتے ہیں۔

(7)اگر کوئی ایسے عیوب سے پاک جانور کا عقیقہ کرنے سے عاجز ہو جن کا قربانی میں اعتبار کیا جاتا ہے تو پھر عیب دار کا عقیقہ بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ ایسا عیب نہ ہو جو ضرر پہنچانے والا ہو۔